

کافر سے حمود

پیشکش
عبد طفی آفیشل



کافر سے مسود

پیشکش
عبد طفی آفیشل



کافر سے سود

از قلم: محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی المعروف بہ عبد مصطفیٰ

زبان: اردو

موضوع: فقہ، تحقیق

کمپوزنگ: عبد مصطفیٰ آفیشل کمپوزنگ ڈیپارٹمنٹ

ترجمہ و نظر ثانی: عبد مصطفیٰ آفیشل ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ

کورڈیز انڈنگ: پیورسنی گرافکس

ناشر: صابیا ورچوئل پبلی کیشن (شعبہ اشاعت عبد مصطفیٰ آفیشل)

سنہ اشاعت: رجب 1443 (22 فروری 2022)

صفحات: 32

تعداد:

قیمت:

All Rights Reserved.

Sabiya Virtual Publication

Powered by **Abde Mustafa Official**

Contents

4	کافر سے فائدے میں ملنے والی رقم سود ہے یا نہیں؟
4	علامہ مفتی الحاج محمد صالح قادری نوری
5	سود مطلقاً حرام ہے
5	بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی
6	مفتی اعظم راجستھان، علامہ مفتی اشفاق حسین نعیمی
7	فتاویٰ بریلی شریف میں ہے
10	حدیث شریف میں ہے:
10	فتاویٰ بریلی شریف میں ہی
12	نیپال میں سود لینے دینے کے بارے میں سوال
12	بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی
13	فتاویٰ اجملیہ میں ایک سوال یوں ہے کہ
13	حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی
14	اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:
14	بہار شریعت میں ہے کہ
15	تاج الشریعہ، حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان

16	مفتی شہر وز عالم اکرمی	16
16	کافر کی تین قسمیں ہیں: ذمی، مستامن، حربی	16
16	ہندوستان کے کفار حربی ہیں	16
17	وقار ملت، حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری	17
18	ایک اور سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:	18
18	نیپال میں غیر مسلم حکومت ہے	18
18	ایک اور مقام پر آپ سے سوال کیا	18
18	اس حدیث کی سند پر اہل علم نے کلام کیا ہے	18
A Fatwa Of Huzoor Tajushshariah in English		20
Question 1:		20
Question 2:		20
Answer:		21

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کافر سے فائدے میں ملنے والی رقم سود ہے یا نہیں؟ اسے لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟
اس پر علمائے اہل سنت کی جو تحقیق ہے وہ پیش کی جاتی ہے۔

علامہ مفتی الحاج محمد صالح قادری نوری دامت برکاتہم العالیہ سے سوال کیا گیا کہ زید یہ بات برسرِ منبر اعلان کے ساتھ کہتا ہے کہ کافر سے فائدہ لینا جائز ہے روپیے دے کر، عوام اس سے یہ سمجھتی ہے کہ اسلام میں کافر سے سود جائز ہے جس سے عوام میں ایک کاروبار ہوتا جا رہا ہے کہ محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے، کافر کو روپیہ دیا جائے اور منافع لیا جائے کیونکہ عوام تو سود ہی سمجھے گی، منافع نہیں سمجھے گی کیونکہ زید عام محفل میں یہ برسرِ منبر کہتا ہے، زید کا یہ فعل از روئے شرع درست ہے یا نہیں؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ زید صاحب کا یہ طریقہ درست نہیں ہے، ضرور قابلِ مذمت ہے کہ یہ خیر خواہی نہیں بلکہ قوم کی بدخواہی ہے۔ ہر جائز و مباح کام کی، ہر جگہ علی الاطلاق تبلیغ ٹھیک نہیں ہوتی اور معلوم ہو کہ سود مطلقاً حرام قطعی ہے نہ مسلم سے لینا حلال ہے اور نہ غیر مسلم سے خواہ وہ ذمی و مستامن ہو (مستامن یعنی ایسا کافر جسے بادشاہ اسلام نے امان دی ہو) یا غیر ذمی (حرابی)، ہاں بعض عقودِ فاسدہ کے ذریعے یہاں کے غیر مسلم سے اس کی رضامندی سے نفع اٹھانا

مباح ہے کیونکہ آج کل یہاں کے غیر مسلم ظاہر ہے کہ ذمی نہیں کیونکہ اسلامی حکومت نہیں ہے چنانچہ ایک سوال کے جواب میں سرکار اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

سود مطلقاً حرام ہے، ہاں جو مال غیر مسلم سے کہ (وہ) نہ ذمی ہو نہ مستامن (تو اگر وہ مال) بغیر اپنی طرف سے کسی عذر اور بد عہدی کے ملے اگرچہ عقود فاسدہ کے نام سے، اسے اسی نیت سے (نہ کہ سود کی نیت سے) لینا جائز ہے۔

آگے فرماتے ہیں: پھر بھی جس طرح برے کام سے بچنا ضروری ہے، برے نام (بدنامی والے کام) سے بچنا بھی ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 7، ص 92)

تو معلوم ہوا کہ اس فائدے کو سود سمجھ کر، سود کہہ کر، سود مان کر، سود کی نیت سے لینا یقیناً حرام حرام اور نیت کو صحیح کرنے کی بے علمی کم فہمی والے عوام سے توقع نہیں۔

(منتخب فتوے، ص 47)

بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ ہندستان میں کیا کافر سے سود لینا جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو کیا روپیوں کو دینی مصرف مثلاً تعمیر مسجد، مدرسہ یا فن وغیرہ میں لگایا جاسکتا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ ہندستان کے غیر مسلم اگر اپنی مرضی سے کوئی مسلمانوں کو دیں اور اس کے لینے میں عذر یا عزت کو خطرہ نہ ہو تو اس کا لینا جائز ہے، اس کو جس مصرف میں خرچ کریں گے جائز ہوگا۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج 3، ص 45)

ایک اور سوال (اگر کوئی مسلمان بینک یا ڈاک خانے، پوسٹ آفس میں اپنی رقم کثیر یا قلیل جمع کر لے اور سود لے جیسا کہ بینک و پوسٹ میں قانون ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟) کے جواب میں لکھتے ہیں:

بینک سے روپیہ جمع کرنے کے بعد جو زائد پیسے ملتے بعض علما کے نزدیک وہ سود ہی نہیں تو لینے والا اگر اس نیت سے لیتا ہے تو اس پر کوئی الزام کیسے لگا سکتے ہیں، ہاں اگر سود سمجھ کر لیتا ہے تو ضرور حرام کار ہے۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج 4، ص 59)

مفتی اعظم راجستھان، علامہ مفتی اشفاق حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ غیر مذہب یعنی کافروں سے سود لینا کیسا، جائز ہے یا ناجائز؟ اور حکومت سے سود لینا کیسا ہے یعنی گورنمنٹ سے رقم کا سود لینا جائز ہے یا نہیں؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ سود لینا حرام ہے، اس پر قرآن مجید شاہد ہے، کافر سے بھی سود نہیں لے سکتے اور نہ ان کو دے سکتے ہیں۔ فقہائے کرام نے صرف کافر حربی کے لیے کہا (کہ جائز ہے) اور وہ بھی بہ نیت سود نہیں۔ ہدایہ میں ہے:

لَا رِبَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِيِّ كَافِرٍ حَرْبِيِّ أَوْ مُسْلِمَانِ كَافَرَيْنِ
(ہدایہ، ج 3، ص 86) نہیں۔

کافر حربی جو کچھ اصل مال سے زیادہ دے تو اس کا لینا جائز ہے اور اس کو سود نہیں کہہ سکتے اور نہ سمجھنا چاہیے، گورنمنٹ سے بھی جو کچھ اصل رقم سے زیادہ ملے ان کو لے لیا جائے۔ مگر

احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ (وہ مال جو ملے اسے) اپنے صرف میں نہ لائے بلکہ غریبوں پر تقسیم کر دے۔ (فتاویٰ مفتی اعظم راجستھان، ص 371)

مفتی اعظم راجستھان، حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک اور سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

جمع شدہ رقم (پوسٹ آفس یا بینک) پر جو منافع دیتے ہیں اس کے لیے جمہور علماء کا متفقہ فیصلہ ہے جو کچھ ڈاک کھانے یا بینک سے اصل رقم سے زائد ملے اس کو ضرور وصول کیا جائے اور ایک پیسہ بھی نہ چھوڑا جائے، بر بنائے احتیاط منافع (جس کو سود سے تعبیر کرتے ہیں اگرچہ یہ سود نہیں کیونکہ سود کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی) کا پیسہ غریبوں کو دے دیا جائے، مگر بینک وغیرہ سے ہر حال میں وصول کیا جائے۔ واللہ اعلم (فتاویٰ مفتی اعظم راجستھان، ص 402)

فتاویٰ بریلی شریف میں ہے کہ سود حرام قطعی ہے، مسلم خواہ کافر کسی سے سود کا معاملہ جائز نہیں مگر سود کے تحقق کے لیے شرائط ہیں، جب وہ پائے جائیں گے تو سود متحقق ہوگا ورنہ نہیں، جیسے مال معصوم دونوں طرف ہونا چاہیے لہذا اگر ایک طرف مال معصوم ہو اور دوسری طرف مال غیر معصوم تو سود نہ ہوگا "رد المحتار" میں ہے:

الشرنبلالية ومن شرائط الربا عصمة البدلين وكونهما
مضونين بالاتلاف فعصمة احدهما وعدم تقومه لا يمنع

فشاء الاسير او التاجر مال الحربى والمسلم الذى لم يهاجر بجنسه متفاضلا جائز

اور یہ شرط فقہاء کے نزدیک متفق علیہ ہے اس لیے علامہ شامی نے بے ذکر خلاف ذکر کیا اور فتح القدیر سے اس کا خلاف مفہوم نہیں ہوتا پھر یہ شرط نص۔ لا ربا بین المسلم والحربی میں جس طرح علت کا فائدہ دیتی ہے اسی طرح اس کا صریح مفہوم کے مطابق ہے کہ "لا" نافیہ جنس کے لیے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسلم اور حربی کے درمیان زیادتی کا لین دین سود نہیں۔

ہاں مسلم کو زیادتی ملے تو یہ جائز ہے اور مسلم کو زیادتی دینا اور حربی کا مسلم سے زیادتی لینا دونوں اگرچہ سود نہیں لیکن مسلمانوں کو جائز نہیں کہ بلا ضرورت اور سچی مجبوری و حاجت صحیحہ شرعیہ کے بغیر حربی کو زیادہ دے کر نفع پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُواكُمْ فِي الدِّينِ۔

یہی مفاد فتح القدیر اور سیر کبیر کی عبارات اور مثال مذکورہ عبارت شامی کا ہے ان عبارتوں میں یہ نہیں ہے کہ حربی کو زیادتی دینا رہا ہے البتہ اس صورت میں جبکہ مسلم سے زیادتی حربی کو ملے ان عبارتوں میں حلت ربا و قمار کی تصریح کی ہے اس صورت میں ان سے زیادہ ربا و قمار حلال ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس صورت میں اصلاً ربا و قمار نہیں بلکہ مال طیب و حلال ہے اور عقد جائز اور صحیح ہے تو قطعاً یہاں ربا و قمار محض نام کو بولا ہے اور حقیقت ربا کی نفی فرمائی ہے اور جب حربی کو مسلمان سے

زیادتی ملے تو اس صورت میں رہا کالفظ ان عبارتوں میں نہیں ہے ہاں اسے ناجائز فرمایا ہے اور ناجائز ہونا صورت رہا میں کچھ منحصر نہیں، حربی کو نفع پہنچانا حرام ہے اگرچہ سود متحقق نہ ہو۔ بالفرض یہاں بصورت دیگر لفظ رہا بولا جانا ضرور صورت رہا اور نام رہا پر محمول ہوتا اس لیے کہ شرط رہا سب کے نزدیک مفقود اور لافنی جنس کا صریح مفاد جانین میں عدم تحقق رہا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ اور یہ مطلب ٹھہرانا کہ کافر کو زیادتی دی جائے تو سود ہے مفہوم صریح نص کے خلاف اور اس میں وہ قید لگانا ہے جس کا لفظ محتمل نہیں لہذا یہ قید جب تک روایت میں ثابت نہ ہو ہمیں مجال نہیں کہ ثابت کریں۔ ہاں بنام رہا عقد کی حلت ضرور اس صورت کے ساتھ خاص ہے جبکہ مسلم کو زیادتی ملے ورنہ حلال نہیں فتح القدیر میں اسی ایہام کو دفع فرمایا اور اسی جانب متنبہ فرمایا۔

اس مختصر تقریر کے بعد جواب صورت مسئلہ ظاہر اور وہ یہ کہ شرعی ضروریات یا حاجت خواہ دینی ہو یا شخصی (دنیوی) اگر متحقق ہو تو بینک وغیرہ یا انفرادی طور پر کسی کافر سے ایسا قرض لینا جائز ہے۔ اشباہ میں ہے: الضرورات تبیح المحظورات اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ فِي حَرْجِ الْآيَةِ اور جو زیادتی انھیں دینی پڑے وہ سود نہیں اور ضرورت شرعیہ اور حاجت صحیحہ جس میں ہرج شدید لاحق ہو یا اس کے بغیر چارہ نہ ہو معلوم و محسوس ہے محض کاروبار بڑھانا کوئی شرعی ضرورت ہے نہ حاجت ہے یوں ہی بہت سی غیر شرعی ضرورتیں اور غیر شرعی امور ناقابل اعتبار ہیں اور دفع ذلت و طعن اور سرخروئی چاہنا کوئی شرعی حاجت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

فضوح الدنيا اھون من فضوح دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے ہلکی
الآخرۃ
ہے۔

ایسی نام کی ضرورتوں میں جن کے بغیر چارہ ہو ان سے قرض لینا اور زیادہ دینا حرام ہے
کیونکہ یہ حربی کافر کو فائدہ پہنچانا ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔ (فتاویٰ بریلی شریف، ص 32)

فتاویٰ بریلی شریف میں ہی (کافر کو زیادتی دینے کے حوالے سے) ہے کہ:

زیادتی بوجہ عدم تحقق شرط ربا سود نہیں ہے لیکن بے حاجت صحیحہ زیادہ دینا حرام اور
حاجت کے وقت اجازت (واللہ تعالیٰ اعلم) اور حرام ہونے کی وجہ پہلے بیان ہو چکی ہے اور سود نہ
ہونے کی وجہ دار الحرب نہیں کہ احکام شرعی "دار دون دار" کسی خاص جگہ کے ساتھ خاص نہیں
ہے بلکہ یہ حکم اس حدیث پاک کا سبب ہے: لا ربا بین المسلم و الحربی (واللہ تعالیٰ اعلم)
اور مسلمان کا مال مال معصوم ہونا اپنے اطلاق پر نہیں۔ مسلم حربی (جو دار الحرب میں مقیم ہو اور
دار الاسلام کی طرف ہجرت کر کے نہ آئے) کا مال مسلم کے لیے مباح ہے لہذا ایک مسلم کو حربی
مسلم سے جو زیادتی ملے حلال ہے جس کی تصریح اوپر گزری (واللہ تعالیٰ اعلم)

خلاصہ یہ ہے کہ جو حکم ربا کی بیان کی گئی ہے وہ حربی اور مسلم کے درمیان کسی خاص جگہ
کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ ہر مسلمان کا مال محض اسلام لانے سے معصوم نہیں ہو جاتا، دار الحرب
میں اگر کوئی اسلام لائے تو اس کا مال معصوم نہ ہوگا۔ اس مضمون کا فائدہ دینے والی عبارت اوپر گزر

چکی ہاں جو دارالاسلام میں اسلام لایا اور وہیں رہا اس کا مال ضرور معصوم ہے۔ اور مسلم حربی کے مال کا معصوم نہ ہونا محض اس صورت سے خاص نہیں کہ وہ دارالحرب میں ہے بلکہ بالفرض اگر وہ دارالاسلام اپنے کسی کام کی وجہ سے ہو اور دارالحرب سے ہجرت کر کے مستقل وہاں نہ رہتا ہو بلکہ دارالحرب میں جانے کا قصد رکھتا ہو اس صورت میں بھی اس کا مال مال معصوم نہیں اس میں قرینہ واضح عبارت گزشتہ میں یہ ہے کہ فرمایا: المسلم الحربی الذی لم یہاجر معلوم ہوا کہ من حیث الحربی کے مال کا حکم کہ عدم عصمت ہے "دارودن دار" کے ساتھ خاص نہیں اور مسلم حربی اگر کافر سے لین دین کرے تو دونوں جانب عصمت نہیں لہذا شرط رہا متحقق نہیں تو رہا بھی نہیں البتہ زیادتی لینا مباح اور دینا حرام جیسا کہ گزر چکا (واللہ تعالیٰ اعلم)

(فتاویٰ بریلی، ص 33)

حربی کافر سے یہ معاملہ کرنا صحیح ہے اور مسلم سے صحیح نہیں اگرچہ وہ مسلم دارالحرب میں ہوشبہ اور تہمت سے پرہیز لازم ہے۔ اور تحفظ عن الذلۃ ضرورت شرعیہ نہیں جیسا کہ گزر چکا، حفظ نفس اور تحصیل معاش اور وہ صورتیں جن میں مضرت و حرج شدید ہو ضرورت و حاجت میں داخل ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ بریلی ص 34)

حربی سے بنام رہا و بنام عقد فاسد جو کچھ بلا عذر و بد عہدی ملے مسلم کو مباح ہے۔

لأن ما لهم مباح فبای طریق اخذه المسلم اخذ ما لا مباحا
اذا لم یکن فیہ غدر کذا فی الهدایة

در مختار" میں ہے: و لو بعقد فاسد او قبار ثمة اور زیادہ دینا حرام مگر اس پر سود کا اطلاق نہیں۔ لا نعدام شرطہ کما مر غیر مرۃ اور مسلم کا مال معصوم ہونا ہر گز مطرد نہیں کہ مسلم حربی کا مال معصوم نہیں کما مر غیر مرۃ تو اس صورت میں دونوں طرف عصمت مفقود تو رہا غیر موجود اور جہاں اس کا مال معصوم ہو اس صورت میں بھی کافر حربی سے یہ معاملہ سود نہ ہو گا کہ عصمت بدلیں تحقق رہا کی شرط ہے نہ کہ عصمت احد البدلین اور معاملہ کا جواز و عدم جواز اس تفصیل پر ہے جو گزری۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ بریلی ص 34)

نیپال میں سود لینے دینے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ نیپال میں جائز ہے؟ کہا جاتا ہے کہ نیپال دار الحرب ہے اس لیے وہاں سود لینا جائز ہے، کیا یہ صحیح ہے؟
الجواب: پہلی بات یہ جان لیں کہ مسلمانوں کا مسلمان سے یا ذمی کافروں سے سود لینا دینا حرام قطعی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "واحل الله البيع و حرم الرباء"
دار الحرب میں صرف حربی سے سود لینا جائز ہے۔ جیسا کہ الہندیۃ میں ہے: لا رباء بین المسلم و الحربی فی دار الحرب (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ بریلی ص 204)

بحر العلوم، حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ بینک میں رقم جمع کر کے چھوڑ دینے کے 6 سال کے بعد دو گنی ملتی ہے تو اس پر کیا شرعی حکم ہے؟
آپ لکھتے ہیں کہ بہت سے علما غالباً یہی جواب دیں گے کہ وہ اضافی رقم سود نہیں ہے لہذا سود سمجھ کر لینا جائز نہیں بلکہ مال مباح سمجھ کر لینا چاہیے، اور میں یہ فتویٰ دیتا ہوں کہ اسے وصول کر کے

مسلمان محتاجوں کو دے دے، اپنے عزیز و اقارب بلکہ باپ اور لڑکے محتاج ہوں تو ان کو بھی دے سکتا ہے۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج 6، ص 391)

فتاویٰ اجملیہ میں ایک سوال یوں ہے کہ کسی مسلمان یا مسجد کاروپہ بینک یا ڈاک خانے میں رکھا جائے تو اس پر ملنے والے سود کو کیا کریں؟ کیا اسے لینا چاہیے یا نہیں؟ اور اگر چھوڑ دیتے ہیں تو غیروں کے پاس جاتا ہے، تو کیا کریں؟

حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان نے اپنا روپیہ بینک میں جمع کیا یا مسجد کاروپہ بینک یا ڈاکخانہ میں جمع کیا گیا تو جمع شدہ روپیہ کے علاوہ بینک یا ڈاک خانہ سے جو زائد روپیہ ملتا ہے وہ ناجائز و حرام نہیں، اس کو وصول کر لیا جائے اور اگر خود خرچ نہ کرنا چاہے تو فقرا اور غربا کو دے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (فتاویٰ اجملیہ ج 4، ص 31)

حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی سے کافروں سے فائدہ اٹھانے کے متعلق سوال کیا گیا جس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں: حربی سے اس کی مرضی سے بغیر دھوکہ و خیانت کے جو مال بھی مسلمان کو حاصل ہوا اگرچہ عقد فاسد کے ذریعہ ہی وہ مسلمان کے لیے جائز و حلال ہے۔
امام کاسانی کی کتاب بدائع الصنائع میں ہے:

ان مال الحربی لیس بمعصوم حربی کافر کا مال معصوم نہیں ہے بلکہ وہ فی بل هو مباح فی نفسه
نفسہ جائز ہے۔

در مختار میں ہے: لان ماله ثمة مباح فيحل برضاة مطلقاً بلا غدر.
بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

و لأن مالهم اى مال اهل الحرب مباح فى دارهم لانه غير
معصوم بل هو على اصل الاباحة فبأى طريق اخذه المسلم
اخذ ما لا مباحاً اذ لم يكن فيه اى فى اخذه غدر لان الغدر
حرام.

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

فلا يحرم علينا معهم الا الغدر فاذا جاوزه و اخذت منهم
ما اخذت باسم اى عقد اردت فقد اخذت ما لا مباحاً لاتبعه
عليك فيه.

ہم پر ان کے ساتھ سوائے دھوکہ بازی کے کچھ حرام نہیں اور جب تو دھوکہ بازی سے
بچتے ہوئے ان کا مال جس عقد کے نام سے چاہے لے تو تو نے ان سے مال مباح حاصل کیا اس پر تجھ
سے کوئی مواخذہ نہیں۔ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: جو کافر مطیع اسلام نہ ہو نہ سلطنت اسلامیہ
میں مستامن ہو بلا غدر و بد عہدی اس سے کوئی نفع حاصل کرنا ممنوع نہیں۔ (فتاویٰ اتر اٹھنڈ ص 253)
بہار شریعت میں ہے کہ مسلم اور کافر حربی کے مابین دار الحرب میں جو عقد ہوا اس میں
سود نہیں۔ مسلمان اگر دار الحرب میں امان لے کر گیا تو کافر کی خوشی سے جس قدر ان کے اموال

حاصل کرے جائز ہے اگرچہ ایسے طریقہ سے حاصل کیے کہ مسمان کا مال اس طرح لینا جائز نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ وہ کسی بد عہدی کے ذریعہ حاصل نہ کیا گیا ہو کہ بد عہدی کفار کے ساتھ بھی حرام ہے۔ مثلاً کسی کافر نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی اور یہ دینا نہیں چاہتا یہ بد عہدی ہے اور درست نہیں۔ (بہار شریعت ج 2، ص 775)

تاج الشریعہ، حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ سے بینک اور ڈاک خانے سے ملنے والی اضافی رقم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بینک و ڈاک خانہ کا منافع سود نہیں خالص مباح ہے تفصیل کے لیے رسالہ بینک دیکھیے۔ (فتاویٰ تاج الشریعہ، ج 2، ص 165)

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ کافر کو پیسہ دینا حرام ہے (یعنی اسے بے ضرورت فائدہ پہنچانا) کہ کافر کے ساتھ بے ضرورت شرعیہ داعیہ حسن سلوک ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
 آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنَّ
 اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ
 مَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ
 الظَّالِمُونَ

اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے
 بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان
 کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم
 میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی
 ظالم ہیں۔ (سورہ توبہ، آیت 23)

(فتاویٰ تاج الشریعہ ج 2، ص 206)

مفتی شہر وز عالم اکرمی سے کافر سے سود لینے کے متعلق سوال کیا گیا جس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ کافر سے بیاج یعنی سود لینا کبھی بھی جائز نہیں اس کی حرمت کتاب اللہ سے ثابت ہے "احل الله البيع و حرم الربوا" یعنی حلال کیا اللہ نے بیع کو اور حرام کیا سود البتہ کافر سے اضافی رقم سود نہیں ہوتا ہے۔

کافر کی تین قسمیں ہیں: ذمی، مستامن، حربی

ہندوستان کے کفار حربی ہیں اور مسلم اور کافر حربی کے مابین سود نہیں "لا ربا بین المسلم و الحربی" اسے لے کر اپنے ہر کام میں صرف کرنا جائز ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، دوم، ص 385)

نوٹ: کافروں سے بھی اضافی رقم نہ لینا چاہیے کہ اسلام کی بدنامی اور وقار مجروح ہوگی۔
(فتاویٰ امجدیہ)

(فتاویٰ اکرمی، ص 366)

مفتی محمد کھنہ الوری مصباحی اس مسئلے پر لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے کفار حربی ہیں اور مسلمان کو حربی کا جو مال اس کی مرضی سے ملے وہ مباح اور حلال ہے لہذا ان کے بینکوں سے جو انٹرسٹ ملتا ہے وہ حلال ہے جس کو ملے وہ اس کا مالک ہے وہ جس نیک کام میں چاہے اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ اپنے مصرف میں بھی لاسکتا ہے اور مسجد میں بھی لگا سکتا ہے۔

ہدایہ میں ہے:

"لا ربا بين المسلم و الحربى فباى طريق أخذہ المسلم اخذ ما لا مباحاً
اذا لم يكن فيه غدر (ج3، ص70، باب الربى من كتاب البيوع)
(فتاوىٰ رضا داراليتامى، ص348)

و قار ملت، حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری رحمہ اللہ اس مسئلے پر لکھتے ہیں کہ ایسے
ممالک میں جہاں کبھی مسلمانوں کی حکومت قائم نہیں ہوئی اور کافروں کی حکومت ہے وہاں کے
بینک جو رقم سود کے نام سے دیتے ہیں وہ سود نہیں ہے بلکہ کافر کا مال ہے جو سود کے نام پر وہ دیتے ہیں
وہ حقیقتاً سود ہی نہیں۔ مسلمان اس کو سود سمجھ کر نہیں لے گا بلکہ یہ سمجھ کر لے گا کہ کافر دے رہا
ہے اور میں لے رہا ہوں۔ ربو کی بحث میں صاحب ہدایہ نے حدیث نقل فرمائی ہے:

لا ربا بين المسلم و الحربى فى دار الحرب (وہ ملک جہاں غیر مسلموں کی
حکومت ہو اور مسلمانوں کو مذہبی فرائض
دار الحرب کی بجا آوری سے روکا جائے) میں مسلمان
اور کافر کے درمیان سود سود نہیں ہوتا۔

فقہ کی جملہ کتب میں اس کی صراحت موجود ہے۔ صاحب ہدایہ نے اس حدیث کے ضمن
میں لکھا ہے:

و لان مالهم مباح فى دارهم يعنى اس لیے کہ ان کے ملک میں ان
فباى طريق أخذہ المسلم اخذ (کافروں) کا مال مباح ہے جس طرح بھی
مالا مباحاً۔

حرابی مباح الدم اور مباح المال ہے لہذا کافر کا مال مسلمان جب لے لے اور غدر اور دھوکے بازی نہ کی ہو تو اس کے لیے مالِ مباح ہے اگرچہ کفار نے اس کا نام "سود" رکھ دیا ہو۔ لہذا اس علت سے یہ پتا چلتا ہے کہ کافر حرابی سے سود لینا تو جائز ہے مگر دینا جائز نہیں۔ اس لیے کہ مسلمان کا مال تو محفوظ و مامون ہے؛ اسی لیے صاحب ہدایہ نے صرف لینے کی بات کی ہے، وہ لکھتے ہیں:

لان مالہم مباح فی دارہم اس لیے کہ کافروں کا مال ان کے ملک
فبای طریق اخذہ المسلم اخذ میں مباح و حلال ہے جس طریقہ سے
مالاً مباحاً انالہ یکن فیہ غدرًا بھی مسلمان نے اس مال کو حاصل کیا مال
مباح و حلال ہی حاصل کیا جب اس میں
دھوکا دہی نہ ہو۔

صاحب فتح القدیر نے بھی جو مثالیں بیان کیں وہ صرف مسلمان کی مال لینے کی ہیں، دینے کی کوئی مثال بیان نہیں کی، ان کا موقف و مسلک بھی یہی ہے:

و کذا اذا باع منهم میتة او اور اسی طرح جب کافروں کے ہاتھ
خنزیراً او فامرہم و اخذ المال مردار یا خنزیر بچا یا جوا کھیل ا اور مال (قیمت)
یحل کل فلک عند ابی حنیفہ و لے لیا تو طرفین (امام اعظم اور امام محمد)
محمد رحبہما اللہ۔ کے نزدیک یہ سب حلال ہے۔

اور عنایہ میں یہ علت بیان فرمائی:

ولأن مال اهل الحرب في دارهم كيونكه اهل حرب كامال ان كى ملكيت ميں
مباح بالاباحة الاصلية اباحت اصلية كى ساتھ مباح و حلال
ہے۔

صاحب در مختار نے بھی علت وہی قرار دی اور صرف لینے کی بات کی ہے:
لان ماله ثمة مباح فيحل كيونكه كافر كامال وهاں (دار الحرب ميں)
برضاہ مطلقاً بلا غدر. مباح ہے تو اس كى رضامندی سے مطلقاً
حلال ہے جبكه كوئى دھوكا نہ كيا ہو۔

لہذا تمام فقہی کتب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حربی کافر کا مال مباح الاصل ہونے کی وجہ
سے اس طرح لینا جائز ہے کہ دھوکا دہی، وعدہ خلافی اور جبر نہ ہو۔ دینے کے متعلق کسی امام یا فقیہ نے
نہیں لکھا۔ ہمارے نزدیک بھی کافر حربی سے مسلمان سود لے تو سکتا ہے دے نہیں سکتا۔

(وقار الفتاوی، ج 1، ص 245)

A Fatwa Of Huzoor Tajushshariah in English

Question 1: Is interest totally unlawful? On which condition is the profit considered as interest?

Question 2: May a Muslim take the profit on his deposited money in the banks and the post which

they term as "interest" in countries such as India, Britain and South Africa, etc.

Answer:

Undoubtedly, Riba (interest) is totally unlawful according to Islamic Shari'ah. When there is a dealing between a Muslim and a Muslim or a Muslim and a Zimmi Kaffir (a non-Muslim living in the safety of an Islamic state), the taking of the excess money is considered as interest and such a dealing will be unlawful. However, if this condition does not exist, this excess money will not be considered as interest and will be legitimate for a Muslim as it is unanimous that there is no interest applicable when there is dealing between a Muslim and a Harbi Kaafir (a non-Muslim who is not living in the safety of an Islamic State).

There is a Hadith from the Holy Messenger (sallal laahu alaihi wasallam) which states that:

"No Riba (interest) (exists) between a Muslim and a Harbi Kaafir in Darul Harb".

This Hadith bears testimony that the property of a Harbi Kaafir is lawful for the Muslim at all times provided that he (the Muslim) must not commit

faithlessness in his dealing. Accordingly, the great theologian, his holiness Shah Burhanuddin (alaihira rahma) states in his distinguished work, "Hedaya", that:

"Though the Holy Quran has forbidden Riba, i.e. interest, yet this Holy Book of Allah makes the property of a Harbi Kaafir lawful for the Muslim."

The Quran states:

Likewise, there are so many verses giving evidence that the Shari'ah does not take a Harbi Kaafir in trust and so their property is permissible for the Muslim. Whoever, therefore, forbids the Muslim to receive such profits, deprives them of the benefit and causes the Harbi Kaafirs to take advantage, which is Haraam.

The Quran declares :

انما ينهكم الله عن الذين قاتلوكم في الدين

(2) The excess money given by the banks and the post offices in the countries as mentioned, is legally for the Muslims, and is not (considered) as interest. It may be taken and used.

Allah knows better!

Footnote: In the famous authentic book of Hanafi Islamic Jurisprudence, "Hedaya," translated by Charles Hamilton, in Chapter 9 (Book of Sale), pg. 293, the Scholar, Allama Shah Burhanuddin (alahir rahmah) states: Usury cannot take place between a Mussulman and a hostile infidel in a hostile country. This is contrary to the opinion of

(Imam) Aboo Yoosuf and (Imam) Shafei, who conceive an analogy between the case in question and that of a protected alien within the Mussulman territory. The arguments of our four doctors upon this point are twofold. FIRST, the Prophet has said, "There is no usury between a MUSSULMAN and a hostile infidel, in a foreign land."- SECONDLY, the property of a hostile infidel being free to the MUSSULMANS, it follows that it is lawful to take it by whatever mode may be possible, provided there be no deceit used.

The additional amount that is given by the Bank is termed as "Interest." But, the Islamic concept of "Riba" is not applicable to the term "Interest" that is utilised by the Bank. According to the definition of Riba and with reference to the Hadith, "Interest" is

not applicable when the dealing is between a Muslim and a Harbi Kaafir in Darul Harb. Muslims should erase the thought from their minds that this is "Riba". In the light of this Ruling, to accept and utilise this amount is permissible. But if a person, out of his her own personal discretion, does not feel totally comfortable in using this money should then advance this money to any other Muslim or an organisation without making any intention of receiving Thawaab. It is important that this amount not be left abandoned in Banks. Let this money be utilised for the welfare and benefit of the Muslim Ummah. It is also noteworthy to mention that Muslims in India have requested the Ulama there to tackle the issue of "Interest" as Muslims left large amounts dormant in Banks and the Banks were in turn donating these large amounts to Christian organisations who were using this money to do missionary work, build Churches and Missionary Schools. The Ulema and Muslim Scholars researched this issue and arrived at the above solution.

(Azharul Fatawa, Pg. no.16)

Our Books In Roman Urdu :

- (1-13) Bahaar -e- Tehreer (Ab Tak 13 Hissso Mein)
- (14) Allah Ta'ala Ko Uparwala Ya Allah Miyan Kehna Kaisa?
- (15) Azaan -e- Bilal Aur Suraj Ka Nikalna
- (16) Ishqe Majazi - Muntakhab Mazameen Ka Majmua
- (17) Gaana Bajana Band Karo, Tum Musalman Ho!
- (18) Shabe Meraj Ghause Paak
- (19) Shabe Meraj Nalain Arsh Par
- (20) Hazrate Owais Qarni Ka Ek Waqiya
- (21) Dr. Tahir Aur Waqar -e- Millat
- (22) Taqreer Karne Waala Kaisa Ho?
- (23) Ghaire Sahaba Mein Radiallaho Ta'ala Anho Ka Istemaal
- (24) Ikhtelaf Ikhtelaf Ikhtelaf
- (25) Chand Waqiyaat -e- Karbala Ka Tehqeeqi Jaayeza
- (26) Binte Hawwa By Kanize Akhtar
- (27) Sex Knowledge
- (28) Hazrate Ayyoob Alaihissalam Ke Waqiye Par Tehqeeq
- (29) Aurat Ka Janaza By Janabe Ghazal Sahiba
- (30) Ek Aashiq Ki Kahani Allama Ibne Jauzi Ki Zubaani

- (31) Huzoor Ki Shaan In The Quraan - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
- (32) Husne Mustafa Aur Kalame Raza - Maulana Sajjad Ali Faizi
- (33) Afzaliyate Siddique -e- Akbar Wa Farooqe Aazam - Huzoor Tajushshariah Rahimahullahu Ta'ala
- (34) Kya Hazrate Bilal Radiallaho Ta'ala Anho Ka Rang Kaala Tha?
- (35) Hazrate Bilal Ke Islam Laane Ka Waqiya Kya Tha?
- (36) Sharah Mishkaat (Kitabul Iman) - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
- (37) Chand Ghair Motabar Kitabein - Maulana Hasan Noori
- (38) Tirmizi (Part 1)
- (39) Aaiye Namaz Seekhein (Part 1)
- (40) Sharah Mishkaat (Kitabul Ilm) - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
- (41) Sahih Bukhari Aur Ilme Ghaib - Allama Muhammad Abdul Qadir
- (42) Difa -e- Kanzul Iman - Huzoor Tajushshariah Rahimahullahu Ta'ala
- (43) Pehle Farz Nafil Baad Mein - Aala Hazrat Rahimahullahu Ta'ala

-
- (44) Qiyamat Ke Din Logon Ko Kis Ke Naam Ke Saath Pukara Jayega
- (45) Yaare Ghaar By Dr. Asif Ashraf Jalali
- (46) Tie Ka Mas'ala - Huzoor Tajushshariah Rahimahullahu Ta'ala
- (47) Sawaneh Tajushshariah - Mufti Dr. Yunus Raza
- (48) Huzoor Tajushshariah Aur Bukhari Shareef Ki Pehli Hadees Ka Dars - Maulana Muhammad Raza Markazi
- (49) Huzoor Tajushshariah Ke Kalaam Mein Muhawraat Ka Istemal - Muhammad Kashif Raza Shaad Misbahi
- (50) Hussamul Haramain
- (51) Haque Par Kaun? By Allama Muhammad Zafar Attari
- (52) Shirk Kya Hai?
- (53) Qurbani Ka Bayaan From Bahaar -e- Shariat
- (54) Zibah Ka Bayaan From Bahaar -e- Shariat Aulia -e- Rijalul Hadees By Allama Abdul Mustafa Aazmi
- (55) Eisaiyat Se Islam Tak - Allama Ghulam Rasool Qasmi
- (56) Zambik Ka Maana Aur Masla -e- Durood - Allama Syed Ahmad Sayeed Kaazmi
-

-
- (57) Islami Taleem (Part 1) - Allama Mufti Jalaluddin Ahmad Amjadi
- (58) Muharram Mein Kya Jaiz Aur Kya Najaiz? - Allama Tatheer Ahmad Razvi
- (59) Muharram Mein Nikah By Abde Mustafa Official
- (60) Islami Zindagi - Mufti Ahmad Yaar Khan Nayeemi Rahimahullahu Ta'ala
- (61) Riwayato Ki Tehqeeq (Part 1)
- (62) Riwayato Ki Tehqeeq (Part 2)
- (63) Sharahe Kalaame Raza - Al Hafiz Al Qaari Maulana Ghulam Hasan Qadri
- (64) Imamul Ayimma Abu Bakr Siddique - Allama Ghulam Rasool Qasmi
- (65) Aulia -e- Rijalul Hadees By Allama Abdul Mustafa Aazmi
- (66) Tamheede Imaan - Imam -e- Ahle Sunnat, Aala Hazrat Rahimahullahu Ta'ala
- (67) Sharah Qasida -e- Meraj - Al Hafiz Al Qaari Maulana Ghulam Hasan Qadri
- (68) Imam Mahdi - Zamana -e- Zuhoor Aur Alamaat - Imam Ibne Hajar Haytmi Shafayi Rahimahullahu Ta'ala (909-973 Hijri)
- (69) Break Up Ke Baad Kya Karein? - Abde Mustafa Sabir Ismayeeli
-

اردو زبان میں ہماری دوسری کتابیں اور رسالے:

(13-1) بہار تحریر (اب تک 13 حصوں میں)

(14) اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟

(15) اذان بلال اور سورج کا نکلنا

(16) عشق مجازی - منتخب مضامین کا مجموعہ

(17) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو

(18) شب معراج غوث پاک

(19) شب معراج نعلین عرش پر

(20) حضرت اولیس قرنی کا ایک واقعہ

(21) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

(22) مقرر کیسا ہو؟

(23) غیر صحابہ میں ترضی

(24) اختلاف اختلاف اختلاف

- (25) رمضان اور قضاۓ عمری نماز
- (26) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ
- (27) بنت حوا
- (28) سیکس نانچ
- (29) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق
- (30) کلام عبید رضا
- (31) عورت کا جنازہ
- (32) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی
- (33) تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام
- (34) محرم میں نکاح
- (35) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)
- (36) روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)
- (37) اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)
- (38) ایک نکاح ایسا بھی۔ عبد مصطفیٰ صابر اسماعیلی
- (39) بربیک اپ کے بعد کیا کریں؟۔ عبد مصطفیٰ صابر اسماعیلی

हिंदी जुबान में हमारी दूसरी किताबें और रसाइल :

- (1-13) बहारे तहरीर (अब तक 13 हिस्सों में)
- (14) अल्लाह त'आला को ऊपरवाला या अल्लाह मियाँ कहना कैसा?
- (15) अजाने बिलाल और सूरज का निकलना
- (16) इश्के मजाजी - मुंतखब मजामीन का मजमुआ
- (17) गाना बजाना बंद करो, तुम मुसलमान हो!
- (18) शबे मेराज गौसे पाक
- (19) शबे मेराज नालैन अर्श पर
- (20) हज़रते उवैस करनी का एक वाकिया
- (21) डॉक्टर ताहिर और वक्रारे मिल्लत
- (22) गैरे सहाबा में रदिअल्लाहु त'आला अन्हु का इस्तिमाल
- (23) चंद वाकियाते कर्बला का तहकीकी जाइज़ा
- (24) बिंते हव्वा
- (25) सेक्स नॉलेज
- (26) हज़रते अय्यूब अलैहिस्सलाम के वाकिये पर तहकीक़
- (27) औरत का जनाज़ा
- (28) एक आशिक़ की कहानी अल्लामा इब्ने जौजी की जुबानी

- (29) 40 अहादीसे शफा'अत
(30) हैज़, निफ़ास और इस्तिहाज़ का बयान बहारे शरीअत से
(31) क्रियामत के दिन लोगों को किस के नाम के साथ पुकारा जाएगा?
(32) ज़न और यक़ीन
(33) ज़मीन साकिन है
(34) शिर्क क्या है? - अल्लामा मुहम्मद अहमद मिस्बाही
(35) इस्लामी तअलीम (हिस्सा अब्वल)
(36) इस्लामी तअलीम (दूसरा हिस्सा)
(37) रिवायतों की तहकीक़ (पहला हिस्सा)
(38) रिवायतों की तहकीक़ (दूसरा हिस्सा)
(39) एक निकाह ऐसा भी
(40) ब्रेकअप के बाद क्या करें?

ABOUT US

Abde Mustafa Official Is A Team
From **Ahle Sunnat Wa Jama'at**
Working **Since 2014** On The Aim To Propagate
Quraan And Sunnah
Through Electronic And Print Media.

We are :

Writing articles, composing & publishing books, running
a special **matrimonial service** for Ahle Sunnat

Visit our official website :
www.abdemustafa.in

about thousand of articles & 150+ tehqeeqi pamphlets
& books are available in Urdu, Roman Urdu & Hindi

E Nikah Matrimony
www.enikah.in

If you are searching a Sunni Life Partner then visit and find.
there is also a channel on Telegram
t.me/Enikah (Search "E Nikah Service" on Telegram)

Find & Follow us on Social Media Network :

f @ /abdemustafaofficial

for more details WhatsApp on +919102520764

OUR BRANDS :

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah
E NIKAH MATRIMONY SERVICE

BOOKS
ROMAN
BOOKS

AMO
powered by Abde Mustafa Official

